اہمیت نماز

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَ کَفٰی وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

درس قرآن کے آداب

ہر محفل اور مجلس کے آداب ہوتے ہیں یہ درس قرآن کی محفل ہے اس کے بھی کچھ آداب ہیں۔ مستورات جتنا ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھیں گی۔ جتنا اطمینان اور سکون کے ساتھ بات کو سمجھیں گی اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ بارش خواہ کتنی ہی موسلا دھار کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی برتن الٹا پڑا ہو تو اس کے اندر پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں آتا۔ یہ بارش کا قصور نہیں ہوتا یہ برتن کا قصور ہوتا ہے کہ اس کا رخ ٹھیک نہیں تھا۔ درس قرآن کی محفل پر اللہ تعالیٰ کی کتنی ہی رحمتیں برستی ہوں جو عورت ہمہ تن متوجہ نہیں ہوگی اس کے دل کا برتن الٹا ہوگا تو وہ رحمت سے محروم رہے گی۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں زندگی میں ایسے مواقع بہت کم آتے ہیں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو ہمہ تن متوجہ اور طالب صادق

بن کرسنتا ہے۔مَنْ طَلَبَ فَقَدْ وَجَدَ جس کوطلب ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی امیدیں پوری فرمادیں گے۔

محفل کے آداب

اگر چھوٹے بچے (رونے والے) ہوں تو مستورات ان کو پہلے ہی ذرا پیچھے لے کر بیٹھیں۔ تا کہ دوسری عورتیں ڈسٹرب (Disturb) نہ ہوں۔ دو تین عورتوں کی ایک جماعت ایسی بن جائے جو آنے والی عورتوں کو بٹھائے۔ درمیان میں شور وغل کا ہونا، بات چیت کا ہونا محفل کے اثرات کم کرتا ہے، لہٰذا آپ سب کی سب خواتین سہولت اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ بلکہ یوں سمجھیں کہ یہ ایک گھنٹہ ہمہ تن متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بات سنی ہے۔ انشاء اللہ دل میں یہ نیت لے کر بیٹھیں گی تو جیسی نیت ہوتی ہے ویسی مراد والا معاملہ ہوگا۔

مرضی کی زندگی

انسان اس دنیا میں نہ اپنی مرضی سے آیا ہے نہ اس دنیا سے واپس اپنی مرضی جاتا ہے اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ درمیانی وقفے میں اپنی مرضی کی زندگی بسر کرے۔ بلکہ جس خالق و مالک نے اسے بھیجا ہے اور جس کے حکم سے یہ واپس جائے گا اگر اس کے حکموں کے مطابق زندگی گزارے گا تو فلاح پائے گا۔مقصد زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور مقصد حیات اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

اللہ کا قرب کیسے حاصل ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے لئے اپنے قرب اور معرفتوں کے دروازوں کوکھول دیا اسی طرح عورتوں کے لئے بھی اپنے قرب کے دروازوں کے

کھول دیا ہے۔ جو عورت چاہے کہ مجھے اللہ رب العزت کی معرفت نصیب ہو جائے تو وہ عورت شریعت وسنت کے طریقوں پر عمل کرنے لگ جائے، اللہ رب العزت اس کو معرفت کا نور عطا کر دیں گے۔

ضروری راستہ

اللہ تعالیٰ کی ایسی نیک بندیاں اس دنیا میں گزری ہیں کہ جنہوں نے نیکی، عبادت اور پرہیزگاری کو اپنایا تو رب العزت نے انہیں دنیا میں اونچا مقام عطا فرمایا۔ قرب الٰہی کا راستہ نہ صرف مردوں کے لئے طے کرنا ضروری ہے بلکہ عورتوں کے لئے بھی طے کرنا ضروری ہے۔

دنیا و آخرت کی زندگی

اللہ رب العزت نے مردوں کے لئے بھی احکام بتلا دیئے عورتوں کے لئے بھی احکام بتلا دیئے۔ ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ اللہ رب العزت کی عبادت کرتے ہوئے زندگی گزاریں۔ یہ دنیا بہر کیف ختم ہونے والی ہے۔ ایک بزرگ نے کتنی اچھی بات کہی کہ اے دوست! جتنا تو نے دنیا میں رہنا ہے اتنا دنیا کے لئے کوشش کر لے اور جتنا آخرت میں رہنا ہے تو اتنا آخرت کے لئے کوشش کر لے۔ یہ سچی بات ہے کہ دنیا میں انسان نے سو یا پچاس سال زندہ رہنا ہوگا مگر آخرت میں اس نے ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں اور کھربوں سال بلکہ لامحدود سال زندہ رہنا ہوگا۔

آخرت کی زندگی کتنی ہے؟

علماء کرام نے کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان جتنا بھی خلا ہے اس کو رائی کے دانوں سے بھر دیا جائے اور ایک پرندہ ہزار سال کے بعد ایک

دانہ کھائے پھر ہزار سال کے بعد دوسرا دانہ کھائے پھر ہزار سال کے بعد تیسرا دانہ کھائے تو ایک وقت آئے گا کہ زمین و آسمان کے درمیان جتنے بھی رائی کے دانے ہیں یہ سب ختم ہو جائیں گے مگر آخرت کی زندگی کبھی ختم نہیں ہوگی۔

دنیا آخرت کے سامنے ڈیڑھ دو منٹ ہے

مفسرین نے لکھا ہے کہ آخرت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ دنیا کے سو سال کا حساب لگائیں تو آخرت کے ڈیڑھ، دو منٹ کے برابر بنتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ انسان ڈیڑھ دو منٹ کی لذتوں کی خاطر آخرت کا عذاب اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

متقی کا ٹھکانہ جنت ہے

فرمایا۔ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى اور اس نے اپنے نفس کو خواہشات میں پڑنے سے بچا لیا۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى پس بے شک اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔

انسان چند روز کا مہمان ہے

انسان دنیا میں چند روز کا مہمان ہے۔ یہ دنیا ایک سرائے کی مانند ہے۔ ایک بچہ پیدا ہوتا ہے کچھ عرصے کے بعد لڑکپن کے دور میں سے گزرتا ہے، پھر جوانی کے دور سے گزرتا ہے، پھر بڑھاپے کے دور میں سے گزرتا ہے حتی کہ موت آجاتی ہے۔

اللہ کے منکر ہیں مگر موت کا منکر کوئی نہیں

اس دنیا میں اسلام کے منکر تو مل جائیں گے اللہ کے منکر تو مل جائیں گے لیکن اس دنیا میں موت کا منکر کوئی نہیں مل سکتا۔ موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس نے بالآخرت

ایک دن آنا ہے انسان دنیا میں جتنا بھی زندہ رہے بالاخر اس نے مرنا ہے۔

عجیب واقعہ

ایک بادشاہ نے بڑی چاہت سے اپنا محل بنوایا، تعمیری کام کے لئے اپنے خزانے کے دروازے کھول دیئے، جو چیز اس کو محسوس ہوئی کہ اچھی نہیں بنی اسے دوبارہ بنوایا۔ حتی کہ بادشاہ کی نظر میں وہ محل اتنا خوبصورت تھا کہ اس میں کوئی بھی خامی نہ بچی تھی۔ بادشاہ نے اپنی رعایا میں اعلان کروادیا کہ جو کوئی اس محل میں نقص نکالے میں اس کو انعام دوں گا۔ لوگ آتے محل کو دیکھتے، انہیں اس میں کوئی عیب نظر نہ آتا۔ چنانچہ کئی دن اسی طرح گزر گئے لوگ آکر دیکھتے رہے اور واپس جاتے رہے، کسی کی ہمت نہ تھی کہ بادشاہ کے بنے ہوئے محل میں کوئی نقص نکالتا۔ ایک اللہ والے کا ادھر سے گزر ہوا۔ انہوں نے بادشاہ کی یہ بات سنی وہ بھی محل دیکھنے کے لئے آئے۔ محل دیکھنے کے بعد بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے اور کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت! مجھے آپ کے محل میں دو عیب نظر آئے ہیں۔ بادشاہ حیران ہوا کہ ساری دنیا کو میرے محل میں عیب نظر نہ آیا، اس بوڑھے کو میرے محل میں کون سے عیب نظر آ گئے۔ چنانچہ اس نے پوچھا، بتاؤ کون کون سے عیب ہیں؟ تو وہ اللہ والے کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت! اس میں دو عیب ہیں۔ ایک یہ کہ یہ محل ہمیشہ نہیں رہے گا ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گا اور دوسرا عیب یہ ہے کہ تو بھی اس میں ہمیشہ نہیں رہے گا ایک نہ ایک دن تجھے بھی یہ محل چھوڑنا پڑے گا۔

دنیا پردیس ہے

دنیا میں انسان جتنی لمبی امیدیں باندھ لے جتنے اچھے کاروبار کرلے جتنے خوبصورت مکان بنالے بالاخر اسے دنیا کو چھوڑ کر جانا ہوگا۔ اس لئے حدیث پاک

میں فرمایا گیا۔ کن فی الدنیا کانک غریب تو دنیا میں اس طرح رہ جیسے کوئی پردیسی ہوتا ہے یا راستہ چلنے والا مسافر ہوتا ہے۔

تین پیٹ

ہم عالم ارواح سے چلے کچھ عرصہ کے لئے اپنی ماں کے پیٹ میں ٹھہرے پھر وہاں سے زمین و آسمان کے پیٹ میں آئے۔ کچھ عرصہ یہاں زندگی گزاریں گے بالاخر ہمیں زمین کے پیٹ میں جانا پڑے گا۔ جب وہاں سے کھڑے ہوں گے تو روز محشر ہوگا اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال کے بارے میں سوال فرمائیں گے پھر اگر یہ انسان نیک ہوگا تو جنت میں جائے اور اگر برا ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔

قبر کا پیپر

دنیا کی زندگی ایک امتحان کی تیاری کی مانند ہے۔ اس امتحان کے دو پرچے ہوں گے اور ان پرچوں کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتلا بھی دیا ہے کہ پہلا پرچہ قبر میں ہوگا جس میں ہم سے تین سوال پوچھے جائیں گے اور تینوں کا جواب دینا لازمی ہوگا۔ پہلا سوال پوچھا جائے گا من ربک تیرا رب کون ہے؟ پھر دوسرا سوال پوچھا جائے گا من نبیک تیرا نبی کون ہے؟ اور تیسرا سوال پوچھا جائے گا ما دینک تیرا دین کیا ہے؟ یہ تین سوال پوچھا جائیں گے اور ان تینوں کے جواب دینا بھی لازمی ہوگا۔ اگر سنٹ پرسنٹ نمبر نہ ہوئے تو وہ انسان فیل ہو جائے گا۔ تینوں کا جواب دینا ضروری ہوگا۔ الحمد للہ یہ (A) پیپر آوٹ (OUT) ہو چکا ہے۔ آج ہمیں اس پیپر کے بارے میں معلوم ہے کہ قبر کے اندر ہم سے تین سوال کونسے پوچھے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہم پر احسان فرمایا کہ وقت سے پہلے سوالات بتا دیئے تا کہ ہم تیاری کر سکیں۔

قبر کے پیپر کا جواب کون دے سکے گا

قبر میں سوالات کا جواب وہ انسان دے سکے گا جو اللہ رب العزت کے حکموں پر چلنے والا ہوگا۔ جو انسان حرام مال کھانے والا، رشوت لینے والا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو چھوڑ کر دھن دولت کمانے والا ہوگا۔ ان انسانوں کی زبانوں سے یہ نہیں نکلے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اسی طرح جو انسان رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والا ہوگا وہ بتائے گا کہ میرے پیغمبر رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اگر سنت کی خلاف ورزی کرتا ہوگا، رسم ورواج کی پابندی کرتا ہوگا تو یہ انسان صحیح جواب نہیں دے سکے گا۔ اسی طرح جو انسان اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارے گا وہ تو جواب دے گا کہ میرا دین اسلام ہے ورنہ اس آدمی کی زبان بند رہے گی۔ چنانچہ قبر کے اندر انسان کا پہلا پیپر ہوگا اگر اس میں کامیاب ہوگیا تو قبر کو جنت کا باغ بنا دیا جائے گا اور اگر اس میں ناکام ہوگیا تو قبر کو جہنم کا گڑھا بنا دیا جائے گا۔

انسان کا B پیپر

پھر یہ انسان قیامت کے دن اللہ رب العزت کے حضور کھڑا کیا جائے گا وہاں اس کا بی (B) پیپر لیا جائے گا۔ اس پیپر میں چار سوال پوچھے جائیں گے سب سے پہلے پوچھا جائے گا اے میرے بندے تو نے اپنی زندگی کیسے گزاری؟ پھر دوسری بات پوچھی جائے گی کہ تو نے اپنی جوانی کیسے گزاری؟ تیسری بات پوچھی جائے گی تو نے اپنا مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور چوتھی بات پوچھی جائے گی کہ تو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ بنی آدم کے پاؤں اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے جب تک ان سوالوں کا جواب نہیں دے گا۔ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے دونوں پرچوں کے سوالات بتا دیئے اب ان کی تیاری کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم ان سوالات کا

جواب اپنے دل میں بٹھالیں تا کہ ہم دنیا وآخرت میں کامیاب ہو جائیں۔

موت کا وقت کب آئے گا؟

یہ باتیں ہمیں اچھی طرح سمجھ آسکتی ہیں لیکن من کی آنکھ کھولنے کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی انسان آنکھوں پر پٹی باندھ لے اور خواہشات اس کو اندھا بنا دیں تو وہ جو مرضی دنیا میں کرتا رہے ہم آج کل آج کل کرتے رہتے ہیں۔ نیکی کا وقت آئے تو عام طور پر لڑکیاں کہتی ہیں کہ اچھا میں نمازیں پڑھ لوں گی کونسی میں دادی اماں بن گئی ہوں۔ لڑکی یہ بات اس لئے کرتی ہے کہ ابھی تو مجھے دنیا میں بہت رہنا ہے، ابھی تو میری عمر پندرہ سولہ سال ہے، ابھی تو میری شادی ہوگی، بچے ہوں گے پھر میرے بال سفید ہوں گے، میں بوڑھی ہوں گی پھر کہیں جا کر میری موت کا وقت آئے گا۔ یہ سب کا سب دھوکہ ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ بوڑھوں کو بھی موت آتی ہے، جوانوں کو بھی موت آتی ہے، بچوں کو بھی موت آتی ہے اور بڑوں کو بھی موت آتی ہے۔ کتنی دفعہ معصوم بچے اپنی ماؤں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ موت کا وقت متعین ہے۔ کون جانتا ہے کہ موت کا وقت کب آئے گا؟ اس لئے ہر وقت موت کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟

چند نوجوان صحابہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ انسانوں میں سب سے زیادہ عقل مند اور سمجھ دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو موت کو کثرت سے یاد کرنے والا ہو اور جو موت کے لئے کثرت سے تیاری کرنے والا ہو۔ یہ ہیں عقل مند لوگ، یہی دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی لے گئے۔ انسان کل کی امید میں نہ رہے بلکہ آج ہی جو کچھ کرنا ہے

کر لے، اپنے مولا کو راضی کر لے تا کہ اس کے نامہ اعمال سے گناہ دھل جائیں اور اللہ رب العزت کے پسندیدہ بندوں میں وہ شامل ہو جائے۔

مہلت زندگی کا عجیب واقعہ

مہلت زندگی کو سمجھانے کے لئے ایک واقعہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا باغ تھا اور اس باغ کے کئی حصے تھے اور ہر ہر حصے میں پھل لگے ہوئے تھے۔ بادشاہ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ اس باغ سے پھل توڑ کر لاؤ۔ اگر تم اچھی قسم کے پھل توڑ کر لے آئے تو میں تم سے خوش ہوں گا اور تمہیں انعام دوں گا۔ لیکن میری ایک شرط ہے کہ جس حصے سے ایک دفعہ گزر جاؤ گے اس میں تمہیں دوبارہ واپس آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس آدمی نے ٹوکری ہاتھ میں لی اور باغ میں داخل ہوا، اس نے دیکھا کہ پہلے حصے میں بہت اچھے پھل لگے ہوئے تھے دل میں آیا کہ یہاں سے پھل توڑ لوں پھر سوچا کہ اگلے حصے میں دیکھ لیتا ہوں۔ جب اگلے حصے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں بہت اچھے پھل لگے ہوئے ہیں دل میں خیال آیا کہ یہاں سے پھل توڑ لوں پھر سوچا کہ اگلے حصے میں جا کر توڑ لوں گا ہو سکتا ہے کہ وہاں اور بہتر ہوں۔ جب وہاں جا کر دیکھا تو اور بہتر پھل لگے ہوئے تھے دل میں خیال آیا کہ یہاں سے پھل توڑ لوں پھر سوچا کہ اگلے حصے میں سے جا کر توڑ لوں گا ہو سکتا ہے کہ وہاں اور بہتر ہوں۔ جب وہاں جا کر دیکھا تو اور بہتر پھل لگے ہوئے تھے دل میں خیال آیا یہاں سے پھل توڑ لوں پھر سوچنے لگا نہیں میں اپنی ٹوکری میں سب سے بہترین پھل لے کر جاؤں گا لہٰذا اس سے بھی اگلے حصے کو دیکھتا ہوں۔ جب اگلے حصے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اس حصے کے درختوں پر پھل ہی نہیں لگے ہوئے تھے وہاں رونے کھڑا ہو گیا کہ اب میں واپس تو جا سکتا نہیں کاش مجھے پتہ ہوتا تو میں پہلے حصوں میں سے پھل توڑ لیتا آج میری ٹوکری خالی تو نہ ہوتی۔ اے انسان! تیری زندگی کی مثال

ایسے ہی ہے تیرا ہر دن تیرے لئے باغ کا حصہ ہے تو اس میں پھلوں کو توڑ سکتا ہے یعنی نیکی کما سکتا ہے، لیکن انسان یہی سوچتا ہے کہ میں آج نہیں کل نیکی کرلوں گا اور یہی آج کل کرتے کرتے بالآخر انسان کو موت آجاتی ہے، پھر اسے اتنی مہلت بھی نہیں ملتی کہ اپنے گھر والوں کو وصیت کرے۔ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ موت آجاتی ہے تو نہ ایک لمحہ آگے نہ ایک لمحہ پیچھے ہوتی ہے۔ بس انسان کو اپنے وقت پر جانا ہوتا ہے۔ اگر پانی کا پیالہ ہاتھ میں ہو تو اتنی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ پانی کا پیالہ پی لے۔ حتی کہ آدھا سانس اندر ہوتا ہے آدھا باہر ہوتا ہے اور وہیں اس کی روح کو قبض کرلیا جاتا ہے۔

زندگی کس لئے ملی ہے؟

موت کے لئے ہر وقت تیاری کی ضرورت ہے زندگی ہمیں اچھے مکان بنانے کیلئے نہیں ملی۔ دنیا کی زندگی ہمیں مال پیسے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کیلئے نہیں ملی۔ بلکہ اللہ رب العزت کی بندگی کرنے کیلئے ملی ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی سزا

ہاں اگر اللہ رب العزت کسی کو مال و دولت بھی عطا فرما دے تو وہ اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کرے نیکی کمانے میں خرچ کرے۔ عام طور پر دیکھا گیا کہ عورتوں کو جتنا شوق زیور بنانے کا ہوتا ہے اتنا زکوٰۃ دینے کا نہیں ہوتا۔ غفلت کرلیتی ہیں۔ قیامت کے دن زیورات کو اس کے لئے جہنم کی آگ کے اندر گرم کیا جائے گا۔ سلاخیں بنا دی جائیں گی۔ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ان کی پیشانیوں کو داغا جائے گا پھر ان پہلوؤں کو داغا جائے گا پھر ان کی پیٹھ کو داغا جائے گا اور کہا جائے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ یہ وہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کرلیا۔

فَذُوقُوْا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُوْنَ پس تم اس کے جمع کرنے کا مزا چکھ لو۔

زیورات یا سانپ بچھو

اے میری بہن یہ تیری زیورات کل تیرے لئے سانپ اور بچھو بن جائیں گے، اگر زکوٰۃ ادا نہ کی تو یہ ہار تیرے گلے کا سانپ بن جائے گا، یہ انگوٹھی تیرے لئے بچھو بن جائے گی۔ یہ سارے کے سارے زیورات سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر تو زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو پھر سوچ لے کہ یہ سانپ اور بچھو تجھ سے قیامت کے دن لپٹ جائیں گے پھر کیا معاملہ ہوگا؟

ادائے زکوٰۃ کا آسان طریقہ

اگر عورت روز مرہ اخراجات میں سے تھوڑی سی بچت کرتی رہے تو سال کے بعد زکوٰۃ دینی آسان ہوتی ہے۔ نیک عورتوں کا یہی معمول ہوتا ہے۔

عورتوں کے نماز نہ پڑھنے کے بہانے

عورتیں معمولی وجوہات کی بنا پر فرض نمازوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ کبھی یہ بہانہ کہ مہمان آئے ہوئے تھے میں تو چائے بنانے میں لگی ہوئی تھی، میں کیسے نماز پڑھتی؟ کبھی یہ بہانہ ہوتا ہے کہ بچے نے پیشاب کر دیا، میں کیسے نماز پڑھتی؟ کبھی یہ بہانہ ہوتا ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں، میں کیسے نماز پڑھتی؟ کبھی یہ بہانہ ہوتا ہے کہ میرے سر میں درد ہے بعد میں نماز پڑھ لوں گی۔ چنانچہ دیکھا گیا کہ ان بہانوں کی وجہ سے نماز پڑھنے میں سستی کرتی ہیں۔

نماز چھوڑنے کی سزا

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز کو قضاء کر دیا اللہ

تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دیتے ہیں جو اسکا نام جہنم کی آگ کے بنے ہوئے دروازوں میں سے ایک دروازے پر لکھ دیتا ہے۔ اب اس انسان کو آگ کے بنے ہوئے دروازے میں سے گزرنا پڑے گا اس قصور کی وجہ سے کہ اس نے جان بوجھ کر نماز قضا کی۔ اسی لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس کی ایک نماز قضا ہوگئی تو ایسے ہی ہے جیسے اس کے گھر کو آگ لگ گئی۔ اسکے بیوی بچے سب اس میں جل کے مر گئے۔ جتنا نقصان اس شخص کا ہوتا ہے اس سے زیادہ نقصان اس شخص کا ہوتا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے۔

نماز اور کفر

حدیث پاک میں فرمایا گیا **من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر** جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا گویا وہ تو کافر ہی ہوگا۔ نماز چھوڑنا کوکفار والا عمل ہے تاہم وہ انسان مسلمان ہی رہتا ہے لیکن سوچنے کی بات ہے کہ نماز کا چھوڑنا اللہ تعالیٰ کو کس قدر ناپسند ہے۔

عجیب بات

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک بے نمازی کی نحوست چالیس گھروں تک جاتی ہے۔ اب سوچئے جس گھر میں بے نمازی رہتا ہوگا اس گھر میں نحوست کا کیا عالم ہوگا؟ اور اگر کسی گھر کی ساری کی ساری عورتیں بے نمازی ہوں گی تو پھر نحوست کا کیا عالم ہوگا؟ اسی لئے آج عورتیں روتی پھرتی ہیں کہ گھر میں برکت نہیں ہے۔ پتہ نہیں کیا بات ہے ہر بچہ افلاطون بنا ہوا ہے کوئی بچہ بات سننے کے لئے راضی نہیں، کبھی یہ کہتی ہیں کہ اولاد نافرمان بن گئی ہے، کبھی یہ کہتی ہیں کہ میاں بیوی کے درمیان بنتی نہیں ہے، یہ سب نماز نہ پڑھنے کی نحوست ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَاءِ وَالۡمُنۡکَرِ

(نماز برائی سے اور فحش کاموں سے روکتی ہے)

انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس قلعے میں آجائے۔

ہر صورت میں نماز پڑھنی ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں کہ بے نمازی آدمی کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کرنا چاہیے۔ اب سوچئے کہ یہ بزرگ تو بے نمازیوں کے بارے میں یہ کہیں اور ہمارے کان پر جوں بھی نہ رینگے۔ میری بہن ہر نماز فرض ہے۔ ہاں عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے جن دنوں کی نمازیں معاف کر دیں تو وہ تو معاف ہو گئیں۔ اس کے علاوہ تو نمازیں پڑھنی ہیں بچوں والی ہیں تو بھی پڑھنی چاہیے، بغیر بچوں کے ہیں پھر پڑھنی چاہیے، تعلیم والی ہیں پھر بھی پڑھنی چاہیے۔

اگر گھر میں زیادہ لوگ رہتے ہیں اور ان کے کھانے کا بندوبست کرنا ہے پھر بھی نماز پڑھنی چاہیے، اگر گھر میں مہمان آگئے پھر بھی پڑھنی چاہیے۔ الحمدللہ جو نماز پڑھنے والی عورتیں ہیں وہ ان تمام مصروفیات کے باوجود نماز کے لئے وقت نکال لیتی ہیں۔ وہ بچوں کو پالتی ہیں گھر کے کام کرتی ہیں وہ صفائی بھی کرتی ہیں گھر کو بھی سنوارتی ہیں لیکن نماز کے وقت پر نماز پڑھتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ یہ اللہ رب العزت کا فریضہ ہے جو ادا کرنا ہے۔ اگر اسکی اہمیت دل میں بیٹھ جائے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ نماز قضا ہو جائے بھلا ہم کھانا قضا نہیں کرتے تو نماز قضا کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو اللہ رب العزت کا حکم ہے جو اس نے ہم پر لازم فرما دیا چنانچہ ہر انسان کو نماز پڑھنی ضروری ہے۔

نماز کس پر فرض ہے؟

جس کو اللہ تعالیٰ نے عاقل بنا دیا، بالغ بنا دیا، جس نے کلمہ پڑھ لیا نماز اس کے اوپر فرض ہوگئی۔ کوئی اس سے بری نہیں کہ کوئی یہ کہے کہ میں اب نماز نہیں پڑھوں گا۔

قضا نماز کیسے پڑھیں؟

اپنی پہلی زندگی کی جتنی نمازیں قضا ہوگئیں ان نمازوں کی آج قضا پڑھ لینا ضروری ہے۔ کتنی عورتوں کو دیکھا گیا کہ جب ان کو بات سمجھ آجاتی ہے وہ قضاء نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں بلکہ ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز پڑھ لیتی ہیں۔ فجر سے پہلے فجر کی پڑھ لی، ظہر کے ساتھ ظہر کی پڑھ لی، یعنی ایک تو ظہر کی نماز ادا کی اور ایک اس سے پہلے جو ظہر قضا ہوئی تھی وہ قضا کر لی۔ چنانچہ ایسے سننے میں آیا کہ بعض مستورات نے اپنی زندگی کی بارہ بارہ سال کی قضا نمازیں پڑھیں الحمدللہ ان کے سر کا بوجھ دور ہوگیا۔

زیادہ قضا نمازیں کیسے پڑھیں؟

اے بہن تو اپنی زندگی کی نمازوں کا حساب کر لے، اگر تو اپنی بلوغت سے نماز ادا نہیں کرتی تھی سستی کر جاتی تھی تو بیٹھ کر اندازہ لگا کہ تیری کتنی نمازیں چھوٹ گئی ہوں گی جو تجھے پڑھنی لازمی تھیں اور تو نے ان نمازوں میں سستی کر لی۔ تو انہیں قضا کر لے، یہ دو مہینے کی بنیں دو سال کی بنیں جتنی مرضی بنیں۔ آج وقت ہے آسانی سے ادا کر لے گی۔

بے نمازی کی سزا

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی بے نمازی عورت قبر میں جائے گی تو اللہ

رب العزت اس کے اوپر ایک سانپ کو مسلط فرما دیں گے۔ وہ گنجا ہوگا اور نہایت ڈراؤنا ہوگا، وہ اژدھا پھونک مارے گا تو اس بے نمازی عورت کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹیں گی زہر کی وجہ سے اس کو تکلیف ہوگی، جیسے ہمیں اگر کوئی بھڑ کاٹے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ اژدھا کاٹے گا تو پھر کتنی تکلیف ہوگی۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

سوچنے کی بات

سوچنے کی بات ہے کہ قبر میں عورت اکیلی ہوگی کوئی رشتے دار نہیں ہوگا کوئی اس کی فریاد سننے والا نہیں ہوگا۔ یہ پکارے گی مگر اس کی فریاد کو پہنچنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ وہاں اکیلی ہوگی یہ بے چاری کسی چھپکلی کو دیکھ لے تو اس پر خوف طاری ہو جاتا ہے جب اس کی قبر میں سانپ ہوگا اژدھا ہوگا جس کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ ڈراؤنا بھی ہوگا، وہاں اس کا حال کیا ہوگا۔

قبر کا خوفناک فرشتہ

احادیث میں فرمایا گیا کہ ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ بے نمازی پر مسلط فرما دیں گے جس کے لمبے لمبے ناخن ہوں گے لمبے لمبے دانت ہوں گے اس کی آنکھوں سے اتنی وحشت ٹپکتی ہوگی کہ ہیبت طاری ہو جائے گی۔ اس کی ناک سے دھواں نکلتا ہوگا اور اس کا جسم سیاہ ہوگا۔ ڈراؤنی شکل ہوگی، لمبے لمبے بال ہوں گے، وہ فرشتہ اپنے ہاتھ اس کی طرف بڑھائے گا اور وہ چیخیں مارے گی۔ دنیا میں یہ عورت خاموشی سے ڈرنے والی تھی، یہ تو ذرا تیز ہوا چلنے سے ڈر جاتی تھی، یہ تو دروازے کے ہلنے سے ڈر جاتی تھی، یہ تو اتنی ڈرپوک تھی وہاں قبر کے اندر اتنا ڈراؤنا فرشتہ ہوگا کہ پتے پانی

ہو جائیں گے۔ سوچیں تو سہی وہاں اس کا کیا عالم ہوگا ڈر رہی ہوگی خوف آ رہا ہوگا۔ رونے کے باوجود وہاں اس کی فریاد سننے والا کوئی نہیں ہوگا۔ وہ فرشتہ ایسا ہوگا کہ اس کے دل میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی، اسکے ہاتھ میں گرز ہوگا وہ اسے آنکھیں دکھائے گا، وہ اپنے دانت نکالے گا اور اپنے ناخن اس کی طرف بڑھائے گا حتی کہ اس کو گرز مارے گا۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ یہ عورت ستر ہاتھ زمین کے اندر دھنس جائے گی پھر نکلے گی وہ پھر گرز مارے گا یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔

اگر فجر کی نماز قضا کر دی تو وہ فرشتہ فجر سے لے کر ظہر تک اس کو گرز مارتا رہے گا، پھر ظہر کی قضا کی تو ظہر سے لے کر عصر تک اس کو مارتا رہے گا، یہ میرے پیارے سردار ﷺ کے فرمان ہیں جو عورت یہ سمجھے کہ معلوم نہیں آگے کیا ہوگا۔ ہوگا یا نہیں ہوگا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ اس کی بات جھوٹی ہے میرے سردار ﷺ کا فرمان سچا ہے۔ قبر میں ایسے ہی ہوگا ہاں آج اگر کسی کے دل میں شک ہے جو نہیں مانتا وہ اپنی موت کے بعد اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی زبان مبارک سے یہ باتیں بتلا دیں ہیں اللہ رب العزت ہمیں اس کا یقین نصیب فرما دے۔

نماز کے فوائد

نماز میں خوبیاں کتنی ہیں۔ ایک تو انسان دن میں پانچ مرتبہ ہاتھ منہ دھو لیتا ہے جس سے چہرے پر شگفتگی آتی ہے، چہرے پر رونق آتی ہے، انسان کے چہرے پر نور لگتا ہے۔ دوسرا جب انسان نماز پڑھتا ہے تو روحانی سکون ملتا ہے، دل میں تسلی ہوتی ہے کتنے غم کتنی پریشانیاں انسان بھول جاتا ہے۔ نماز میں کتنے ہی فوائد ہیں ......الحمد للہ۔

نماز کا اجر و ثواب

بعض احادیث میں آتا ہے کہ جس نے نہایت سکون کے ساتھ نماز پڑھی اللہ رب العزت جنت میں ایک فرشتے کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتہ جنت کے ایک دریا کے اندر غوطہ لگا کر باہر نکلتا ہے۔اس کے پروں سے جتنے قطرے پانی کے ٹپکتے ہیں اتنی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

خوشی کی بات

کتنی خوشی کی بات ہے پابندی کے ساتھ نماز پڑھنا۔چنانچہ جو عورتیں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دے اور جو کوئی اس میں سستی کرنے والی ہیں ان کو چاہیے کہ وہ دل میں پکا اور مصمم ارادہ کر لیں کہ انشاء اللہ آئندہ ہم اللہ کے در پر جھکنا شروع کر دیں گی۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

جس نے اللہ تعالیٰ کے در پر جھکنا سیکھ لیا اسے در در کے دھکے نہیں کھانے پڑتے۔میری بہن اللہ سے ڈر جا،اپنے مال پر فریفتہ نہ ہو،اپنی حیثیت پر ناز نہ کر۔دنیا میں کتنی بار دیکھا گیا کہ گھر بیٹھے بٹھائے عورتیں ذلیل ہو جاتی ہیں،سروں سے دوپٹے اتر جاتے ہیں۔جب اللہ رب العزت ناراض ہوتے ہیں تو دنیا میں دن بدلتے دیر نہیں لگا کرتی۔جو تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں وہ تختے پر کھڑے ہوتے ہیں اللہ رب العزت کسی سے ناراض نہ ہو۔اسی لئے فرمایا گیا وَ مَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرنے پر آتا ہے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

دن بدلتے دیر نہیں لگتی

میری بہن! تو نماز پڑھ کر اپنے اللہ کو راضی کر لے ورنہ اللہ رب العزت اگر ناراض ہو گئے تو تیرے دن بدلتے ہوئے تجھے پتہ ہی نہیں چلنا۔ تیرے دل کا سکون چھن جائے گا، تیری زندگی کی خوشیاں چھن جائیں گی، تو پھر روتی پھرے گی، تیرے بال بکھرے ہوں گے، چہرے پر اداسی چھائی ہوگی۔ آج اللہ تعالیٰ نے تجھے خوشیاں دیں ہیں تجھے صحت دی ہے آج تجھے اللہ رب العزت نے عزت دی ہے تو آج اللہ رب العزت کی فرمانبرداری کر لے۔ اپنے اللہ کو راضی کر لے اسی لئے کسی نے کہا ہے۔

یہ خزاں کی فصل کیا ہے فقط ان کی چشم پوشی
وہ اگر نگاہ کردیں تو ابھی بہار آئے

جب اللہ کی رحمت کی نظر ہوتی ہے زندگیوں میں بہار آجاتی ہے اور جب وہ رحمت کی نظریں ہٹا لیتا ہے زندگی میں خزاں آجاتی ہے۔

سچی توبہ اور قیمتی وقت

یہ مجالس اس لئے منعقد کی جاتی ہیں کہ ہم ان مجالس میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی باتوں کو سن کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیں۔ اب نئی اسلامی ایمانی قرآنی زندگی بسر کرنے کا دل میں ارادہ کر لیں اور ہم اس کو سوچیں کہ ہم آج نیکی کریں گے کل اللہ رب العزت کے ہاں سرخروئی نصیب ہوگی۔ جو وقت گزر چکا تو گزر چکا جو باقی ہے اس کو قیمتی بنانے کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ باقی وقت بھی ہمارا غفلت میں گزر جائے، ایسا نہ ہو کہ بقیہ وقت بھی ہمارا بداعمالیوں میں گزر جائے، کیونکہ شیطان اور نفس ہر وقت انسان کو تباہ کرنے کے درپے ہوتے ہیں اور انسان دھوکے میں آکر لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہے۔

نماز اور خطرناک باتیں

آج اگر خاوند اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اٹھ نماز پڑھ لے تو وہ آگے سے کہتی ہے تیرے لئے پڑھنی ہے جا تو پڑھ لے میں پڑھ لوں گی۔ کبھی یہ جواب دے گی تو نے میری قبر میں جانا ہے۔ کبھی یہ کہے گی جہنم میں جلنا ہے تو میں نے جلنا ہے تجھے کیا۔ میرے بہن ایسی خطرناک باتیں اس وقت زبان سے نکلتی ہیں جب اللہ رب العزت نے اپنا دروازہ تیرے لئے بند کیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا، وہ تمہیں توفیق نہیں دیتا کہ تو اس کے در پہ جا کر جھک سکے کیونکہ اس کا دروازہ بند ہو چکا ہوتا ہے۔ تو سمجھ لے کہ اس شہنشاہ کا اور احکم الحاکمین کا دروازہ تیرے لئے بند ہو گیا تو پھر تیرا کیا بنے گا۔ تیرے جھولی خالی ہوگی اور تو قبر میں خالی ہاتھ پہنچے گی۔

وقت کی اہمیت

پھر تو قبر میں افسوس کرے گی کاش مجھے دنیا میں کچھ فرصت مل جاتی مگر اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اب پچھتانے کا کیا فائدہ زندگی کا وقت تو گزر چکا۔ اس لئے وقت کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کا احساس کرنا ضروری ہے۔ جو دن گزر رہا ہے وہ ہماری زندگی میں لوٹ کر واپس نہیں آئے گا، اسی لئے نیک عورتیں ہر دن میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتی ہیں ہر رات میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود رہتی ہیں اور اللہ کو مناتی ہیں۔ اللہ رب العزت اس کے بدلے ان کے دلوں کو منور فرماتے ہیں۔

حضرت فاطمہؓ کی عبادت کا واقعہ

سیدہ فاطمہ الزہرۃ رضی اللہ عنھا کے بارے میں آتا ہے، سردیوں کی لمبی رات

ہے، عشا کی نماز پڑھ کر انہوں نے دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی قرآن، میں ایسی لذت ملی، دل میں ایسی چاشنی تھی قرآن پاک پڑھنے میں لطف آ رہا تھا۔ پڑھتی رہیں رکوع اور سجود میں لطف آ رہا تھا جی چاہتا ہی نہیں تھا کہ سجدے سے سر اٹھالیں۔ چنانچہ جب دو رکعتیں مکمل کی اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو دیکھا کہ سحری کا وقت ہونے والا ہے۔ رونے بیٹھ گئیں، کہنے لگیں یا اللہ تیرے راتیں کتنی چھوٹی ہوگئیں میں نے دو رکعت پڑھی اور تیری رات مکمل ہوگئی چنانچہ ان عورتوں کو راتوں کے چھوٹا ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا۔

ہماری حالت کیا ہے؟

آج ہماری کیا حالت ہے کہ ساری ساری رات سو کر گزار دیتے ہیں، رات کے بارہ ایک بجے تک VCR اور TV (جو کہ حقیقتاً TB ہے) کے پروگرام ہمیں جگاتے ہیں۔ نیند کا وقت ایسا کہ اس میں فجر کی نماز بھی چلی گئی۔ اے بہن کاش کہ تیری فجر کی نماز ادا ہوتی، تیری باقی نمازیں پوری ہوتیں تاکہ تو اللہ کے پسندیدہ بندوں میں لکھی جاتی۔

زندگی کا محاسبہ کرلیں

آج وقت ہے کہ ہم اپنی زندگی کا محاسبہ کرلیں۔ تاکہ ہمارے دلوں میں بھی نیکی کا شوق پیدا ہو جائے۔ سلف صالحین کی عورتوں میں نیکی کا ایسا شوق ہوتا تھا کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرتی تھیں۔

رابعہؒ بصریہ کی دعائیں

رابعہؒ بصریہ اللہ تعالیٰ کی نیک بندی کے بارے میں آتا ہے کہ ایک رات تہجد کے لئے اٹھتی ہے، جب تہجد پڑھ لی تو دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مانگنے لگیں

اے اللہ دن غروب ہو چکا رات آ چکی آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں، اے اللہ! دنیا کے بادشاہوں نے سب دروازے بند کر لئے تیرا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتی ہوں وہ کتنی نیک ہستیاں تھیں جو رات کے آخری پہر میں اٹھ کر رب تعالیٰ سے اس کے رحم کو طلب کرتی تھیں۔

ماں کی دعائیں لگتی ہیں

جب ماں کی دعائیں بچوں کو لگتی تھیں تو پھر کوئی بچہ محمد بن قاسمؒ بنتا تھا، کوئی بچہ سلطان محمود غزنویؒ بنتا تھا، کوئی بچہ بایزیدؒ بسطامی بنتا تھا، کوئی جنیدؒ بغدادی بنتا تھا، کوئی بہاؤالدینؒ نقشبند بخاری بنتا تھا، یہ ماں کی دعائیں ہوتی تھیں جو بچوں کو بخت لگا دیتی تھیں۔

ماں کی دعائیں

آج ماں اپنے مقام سے واقف نہیں ہے لڑکی ماں تو بن جاتی ہے لیکن اسے ماں کے مقام کا پتہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ معصوم بچہ جو ابھی دودھ پینے والا ہے اور بالکل ناسمجھ ہے معصوم ہے، وہ اسکے پیچھے روتا ہے۔ یہ کسی کام میں مصروف ہو تو یہ اسے کوسنا شروع کر دیتی ہے۔ کبھی کسی چھوٹے بچے نے کوئی غلطی کر دی تو بدزبانی پر اتر آتی ہے۔ چھوٹے بچے کو کہتی ہے کہ تو تو مر جاتا تو اچھا تھا۔ اے بہن! تو ماں ہے تیری زبان سے جو الفاظ نکل رہے ہیں وہ سیدھا آسمانوں تک جاتے ہیں اور عرش کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ماں کی دعائیں اور بددعائیں اللہ کے حضور پیش ہوتی ہیں۔ تیری بددعا قبول ہو گئی تو پھر تیرا کیا بنے گا؟

ماں کی بددعا کا واقعہ

بزرگوں نے واقعہ لکھا ہے کہ ایک معصوم بچہ رو رہا تھا ماں نے اسی طرح غصے

میں کہہ دیا کہ تو مر جائے۔ اللہ تعالیٰ کو جلال آ گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بد دعا کو قبول فرمالیا مگر بچے کو اس وقت موت نہ دی جب وہ بچہ بڑا ہوا تو عین جوانی کے عالم میں وہ ماں باپ کی آنکھ کی ٹھنڈک بنا، ماں باپ کے دل کا سکون بنا، جو بھی اس بچے کی جوانی دیکھتا وہی حیران رہ جاتا۔ عین عالم شباب میں جب وہ پھل پک چکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو توڑ لیا۔

؎ میٹھا رسیلا صاف سنہری جوان سا
اک سیب دھم سے فرش زمین پر ٹپک پڑا

اس کو موت دے دی۔ اب وہی ماں رو رہی ہے کہ میرا جوان بیٹا بچھڑ گیا۔ مگر اسے بتایا گیا کہ تیری یہ وہی دعا ہے جو تو نے بچے کے لئے مانگی تھی مگر ہم نے پھل کو اس وقت نہ کاٹا اسے پکنے دیا جب یہ پھل پک چکا اب اسے کاٹا ہے کہ تیرے دل کو اچھی طرح دکھ ہو۔ اب کیوں روتی ہے یہ تیرے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ کتنی بار ایسا ہوتا ہے کہ ماں بد دعائیں کر دیتی ہے جب اپنے سامنے دیکھتی ہے کہ بد دعائیں قبول ہوئیں تو پھر روتی پھرتی ہے کہ میرے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ میرے بیٹے کی زندگی خراب ہو گئی۔ اے بہن! یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ تو اپنے مقام سے نا آشنا ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تو نماز پڑھتی اور اپنے بچے کے لئے دعا کرتی اللہ تعالیٰ تیرے بچے کو بخت لگا دیتے۔

ماں کی دعاؤں کا واقعہ

ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کی والدہ فوت ہو گئیں، اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ کو الہام فرمایا کہ اے میرے پیارے! اب ذرا سنبھل کر رہنا جس کی دعائیں تیری حفاظت کرتی تھیں وہ ہستی دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ اللہ اکبر۔ واقعی بات

ایسی ہی ہے کہ ماں باپ کی دعائیں بچوں کے گرد پہرہ دیتی ہیں۔

روحانی قوت

پہلے وقتوں کی مائیں اپنے بچوں کو باوضو دودھ پلایا کرتی تھیں۔آج کی مائیں VCR پر تھرکتے ہوئے جسم دیکھ رہی ہوتی ہیں۔موسیقی سن رہی ہوتی ہیں اور بچے کو دودھ کی Feed دے رہی ہوتی ہیں۔اے میری بہن! تیرا یہ بیٹا بڑا ہو کر جنید بغدادی کیسے بنے گا، بایزیدؒ بسطامی کیسے بنے گا۔تو نے تو بچپن میں ہی اس کی روحانیت کا گلا گھونٹ دیا۔

قابل رشک واقعہ

میں نے اخبار میں سرگودھا کی ایک عورت کا انٹرویو پڑھا۔اس کے دو بیٹے تھے۔دونوں اپنے اپنے وقت میں فوج کے جرنیل بنے۔ان سے کسی نے انٹرویو لیا کہ تو خوش نصیب ماں ہے کہ جسکے دو بیٹے اور دونوں ایسے شیر بیٹے کہ اپنے اپنے وقت میں جرنیل بنے، تیری کون سی خاص بات ہے؟ تو نے ان کی تربیت کیسے کی؟ اس نے کہا تھا کہ میں عام سادہ سی مسلمان عورت ہوں مگر کسی بزرگ سے میں نے سنا تھا کہ جو عورت باوضو اپنے بچے کو دودھ پلائے گی اللہ بچے کو بخت لگائیں گے۔میں نے دونوں بچوں کو الحمدللہ باوضو دودھ پلایا ہے۔ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس عمل کے صدقے دنیا میں عزت ووقار عطا فرمایا ہو۔چنانچہ جو عورتیں ایسی نیکی کو اپنا لیتی ہیں اللہ ان کے بچوں کو نیک بخت بنا دیتا ہے، اپنی زندگی میں خوشیاں دیکھنے کی توفیق نصیب فرما دیتا ہے۔جو اللہ رب العزت کی نافرمانی کرتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آنکھوں سے دکھاتا ہے کہ دیکھ میں نے تمہیں اولاد مرضی کی نہ دی اور اگر دے بھی دی تو اسے نافرمان بنا دیا۔

بے نمازی اور اولا د نافرمان

اللہ تعالیٰ نے تیرے بچوں کو تیرا نافرمان بنادیا اب تو کیوں روتی پھرتی ہے کہ بچی میری بات نہیں مانتی، بچہ میری بات نہیں سنتا۔ اب رونے کی کوئی ضرورت نہیں یہ تیرے ہاتھ کی کمائی ہے یہ وہ کھیتی ہے جس کو تو نے اپنے ہاتھ سے بویا ہے اب تجھے اس کا پھل کاٹنا ہوگا۔ جو انسان کیکر بوئے گا تو اس پر کبھی سیب کا پھل نہیں لگ سکتا۔ جو کیکر بوئے گا اس کو کانٹے ملیں تو جو سیب لگائے گا اسے سیب ملیں گے۔

لمبی امیدیں

آج ہم لمبی امیدیں باندھتے پھرتے ہیں۔ یہی سوچتے رہتے ہیں کہ اچھا نیکی کرلیں گے ابھی کونسی میری عمر ہے۔ اے بہن کیا تو نہیں دیکھتی کہ جوان العمر بچیاں دنیا سے رخصت ہوتی ہیں ان کو کندھوں پر اٹھا کر قبرستان میں چھوڑ کر آتے ہیں۔ کتنی دفعہ ایسا ہوا کہ شادی ہوئی پہلے بچے کی پیدائش کے وقت شہید ہو کر آخرت میں پہنچ جاتی ہیں تو موت کا کیا پتہ کب آجائے؟

عجیب بات

امام غزالیؒ نے ایک عجیب بات لکھی۔ فرماتے ہیں اے دوست تجھے کیا معلوم کہ بازار میں وہ کپڑا پہنچ چکا ہو جو تیرا کفن بننا ہے۔ تو ہم موت کو بھول چکے ہیں موت ہمیں نہیں بھولی۔

انسان کو ہر روز قبر ستر دفعہ پکارتی ہے

حدیث پاک میں آتا ہے ہر انسان کی قبر دن میں ستر مرتبہ یاد کرتی ہے اور کہتی ہے اے انسان انا بیت الواحدۃ (میں تنہائی کا گھر ہوں) انا بیت الظلمات

(میں اندھیروں کا گھر ہوں) انا بیت الحی و العقارب (میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں) اے انسان! میرے اندر تیاری کر کے آنا۔ لیکن یہ انسان دنیا کی زندگی میں مست ہوتا ہے۔ دنیا کے مال کا نشہ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ چکا ہوتا ہے۔ آج کئی عورتوں کو دیکھا گیا کہ انہیں روز مرہ کے ضروری مسائل کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔ ان مسائل کو نہ وہ خود پڑھتی ہیں نہ ان کو کسی سے پوچھنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ سنیے عورت کیسے کیسے نیکی کما سکتی ہے۔

عورت مرد کے برابر کیسے ثواب حاصل کر سکتی ہے؟

ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر آئی ہوں اور آپ سے سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سوال پوچھو، وہ کہنے لگی سوال میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مرد لوگ نیکی میں ہم سے بہت آگے نکل گئے فرمایا۔ وہ کیسے؟

کہنے لگی کہ مرد لوگ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں انہیں اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے، جہاد میں آپ کے ساتھ جاتے ہیں، یہ قبرستان میں جا کر جنازہ پڑھتے ہیں مردے کے کفن دفن میں شریک ہوتے ہیں، ہم گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں تو ہمیں یہ نیکیاں نہیں ملتیں، مرد ہم سے آگے نکل گئے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو عورت گھر کے اندر نماز پڑھ لیتی ہے اس کو اس مرد کے برابر ثواب عطا کر دیتے ہیں اور پھر یہ بھی فرمایا جو عورت اپنے بچے کی خاطر رات کو جاگتی ہے (بچہ دودھ کے لئے جاگا بچہ اپنی کسی قضائے حاجت کے لئے جاگا اور ماں کو جاگنا پڑا) فرمایا جو عورت اپنے بچوں کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس مجاہد کے برابر اجر عطا

فرماتے ہیں جو سرحد پر کھڑا ہو کر ساری رات پہرہ دیتا ہے۔

سوچنے کی باتیں

سوچنے کی بات ہے اللہ رب العزت نے عورتوں کے لئے اس اجر و ثواب کو کتنا آسان کر دیا۔ وہ گھر میں نماز پڑھ لے گی تو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اسے گھر میں بچوں کی اچھی تربیت کرنے اور جاگنے کی وجہ سے سرحد پر پہرہ دینے والے مجاہد کے برابر اجر ملے گا۔ اللہ رب العزت نے عورتوں کے لئے کتنی آسانیاں فرما دیں۔

آسان نیکیاں

بعض روایات میں آتا ہے کہ کسی عورت نے اپنے ماں باپ کے گھر میں یا اپنے خاوند کے گھر میں کوئی ایک چیز جو بے ترتیب پڑی ہوئی ہو اس کو اٹھا کر ترتیب سے رکھ دیا، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں، ایک گناہ معاف فرماتے ہیں، جنت میں ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ اب سوچئے کسی کو اس مسئلے کا علم ہو تو عورت دن میں کتنی نیکیاں کما سکتی ہے، کچن کی چیزیں ترتیب سے رکھ سکتی ہے، گھر کے کتنے کپڑے ترتیب سے رکھ سکتی ہے۔ عورت گھر کی کتنی چیزیں ترتیب سے رکھتی ہے مگر ان بیچاریوں کو مسئلے کا علم نہیں ہوتا۔ اللہ رب العزت ہمیں نیکی کا شوق عطا فرمائے۔ آمین

"و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"